چودھویں صدی ہجری
کی
ایک عظیم شخصیت
مرتبہ
محمد یوسف صابر
زیر سرپرستی
نذر حسین شاہ صاحب
ناشر
مرکزی جماعت غوثیہ
غوثیہ شریف
فیصل آباد

مرکزی جماعت غوثیہ کی

تبلیغی اشاعت

غوث الاعظم

محدث اعظم (پاکستان)

سیرۃ مجدد الف ثانی قدس سرہ

دعا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

شان حضور بزبان حق

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق قرآن خدا کا کلام

اسلام میں پردہ کی حقیقت

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

مسلک مجدد

زیر طبع چودھویں صدی ہجری کی ایک عظیم شخصیت

مندرجہ بالا کتب ڈاک خرچ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

منجانب

محمد ارشاد اختر

مرکزی مدد جماعت غوثیہ غوثیہ سٹریٹ ۱۳ فاروق آباد فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھویں صدی ہجری

کی

تبلیغی سلسلہ اشاعت نمبر ۱۲

ایک عظیم شخصیت

عظیم البرکت اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

مرتبہ

محمد یوسف صابر

زیر سرپرستی

مخدوم اہلسنت رہبر شریعت پیر طریقت الحاج ابو العطا **سید نذر حسین** شاہ صاحب بخاری نقشبندی قادری مجددی مدظلہ العالی

مرکزی صدر محمد ارشاد اختر نقشبندی قادری

ناشر

مرکزی جماعت غوثیہ غوثیہ سٹریٹ ۱۳ فاروق آباد فیصل آباد

نام کتاب ـــــــ چودھویں صدی ہجری کی ایک عظیم شخصیت
مصنف ـــــــ محمد یوسف صابر
گورنمنٹ تابا حسن آباد فیصل آباد
تعداد ـــــــ ایک ہزار
تاریخ اشاعت ـــــــ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ جنوری ۱۹۸۳ء
ہدیہ ـــــــ دعائے خیر بحق اراکین و معاونین

ملنے کے پتے

ـــــ پیر سید نذر حسین شاہ صاحب بخاری
بخاری کتب خانہ گلی نمبر ۱ منگلس پورہ فیصل آباد۔

ـــــ محمد ارشاد اختر مرکزی صدر جماعت غوثیہ
غوثیہ ۲ سٹریٹ نمبر ۳ فاروق آباد فیصل آباد۔

بیرونی حضرات ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

انتساب

امام احمد رضا خاں ہی کے نام ـــــ جنہوں نے دلوں کے ظلمت کدوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کی ـــــ اور اپنے تجدیدی کارناموں کے ذریعے برصغیر کو ہسپانیہ کے سے خوفناک انجام سے بچا لیا!

پڑکر سکھایا اور وہ خود ۲۲۰۰ طریقوں سے پڑکر ناپ سکتے تھے۔

علم جفر و تکسیر میں تو ایسا کمال حاصل تھا کہ بیرونی ممالک سے علما یہ علوم سیکھنے کے لیے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔

آپ کو ستاروں کی معرفت اور ان کی چال کی شناخت پر اس قدر عبور تھا کہ رات میں تارا اور دن میں سورج دیکھ کر گھڑی ملا لیا کرتے تھے اور وقت بالکل صحیح ہوتا ایک منٹ کا بھی فرق نہ پڑتا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو امریکہ کے ایک سائنس دان پروفیسر البرٹ کی ایک ہولناک پیشگوئی انگلینڈ پور و پلیٹو جات کے انگریزی اخبار ایکسپریس میں شائع ہوئی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو عطارد، مریخ، زہرہ، زحل اور مشتری قران میں ہوں گے، سورج ان چھ ستاروں کے مقابل آجائے گا۔ وہ سورج کو اپنی مشترکہ قوت سے کھینچیں گے اور ان کی مقناطیسی لہریں سورج میں بڑے جانے کی طرح سوراخ کر دیں گی، سورج کا مادہ داغ کرہ ہوا میں تزلزل ڈالنے کا طوفان، بجلیاں، سخت بارش اور زلزلے ہوں گے۔ اور زمین کی سطحوں میں اپنی اصل حالت پر آئے گی۔ اس دہشت ناک پیش گوئی سے لوگوں میں بے چینی پھیل گئی۔ شمس الہدیٰ کالج کے پرنسپل مولانا ظفر الدین بہاری نے آپ کی طرف رجوع کیا تو آپ کی طرف سے ایک تفصیلی بیان اخبارات میں شائع ہوا جس میں آپ نے فاتحانہ اور نقشے بنا کر ثابت کیا کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو ان ستاروں کا قران نہیں ہوگا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ:

۱۷ اپنے اعمال کے سبب اب رب سے ڈرو، ۱۷ دسمبر کی بے اصل بے ہودہ پیش گوئی کا خوف نہ کرو۔ البرٹ کی پیش گوئی ایک باطل وہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی اور جب ۱۷ دسمبر کا دن بخیر و عافیت گزر گیا۔ تو ساری دنیا نے آپ کے علم نجوم کا لوہا مان لیا اور آپ کی شہرت ہندوستان اور عرب ممالک کی سرحدوں سے گزر کر یورپ اور امریکہ تک جا پہنچی۔

(سوانح اعلیٰحضرت)

اسی طرح نواب رامپور کی بیگم بیمار ہوئیں تو انہوں نے مولانا ہدایت رسول رامپوری کے ذریعے اعلیٰحضرت سے اس بیماری کا انجام پوچھا آپ نے لکھ دیا۔

"اگر قیس سے توبہ دی کی تو اسی ماہ محرم میں رامپور کے اندر مر جائے گی۔"

نواب بیگم کو قیس سے تو منع کر سکا البتہ بیگم سمیت رامپور چھوڑا اور نینی تال چلے گئے۔ کہ اگر وہاں موت واقع ہوئی تو یہ پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے گی لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ماہ محرم میں اگریگوروز مرض میں نے انہیں تار کے ذریعے رامپور میں ملنے کی خواہش کی اور رامپور میں جاتے ہی بیگم کی موت واقع ہو گئی۔

آپ نے خود اپنے وصال کی تاریخ وصال سے صرف چار ماہ بائیس روز قبل کو ہول اس آیت سے نکالی۔

(ویطاف علیہم بآنیۃ من فضۃ واکواب) (۱۳۴۰ھ)

یعنی خدام چاندی کے کٹورے اور گلاس لئے انہیں گھیرے ہوئے ہیں۔

اور عین روز وصال فرمایا "پچھلے جمعہ کو یہ ہوا آج چارپائی پر جانا ہوگا" اور عین جمعہ کی اذان ثانی کے وقت آپ کا انتقال ہوا۔ (وصایا شریف)

دنیا کے انجام کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"بعض علوم کے ذریعے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۲۵ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔" (الملفوظ حصہ اول)

آپ فلسفہ اور سائنس میں کسی کے پیروکار یا مقلد نہیں تھے بلکہ پیروکار تھے تو صرف شریعت مطہرہ کے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے قدیم و جدید سائنسدانوں کے نظریات پر کھل کر بحث کی اور ان میں سے جو قرآن و سنت سے ثابت ہوئے انہیں قبول کر لیا دوسروں کو انتہائی عالمانہ انداز میں قوی دلائل سے